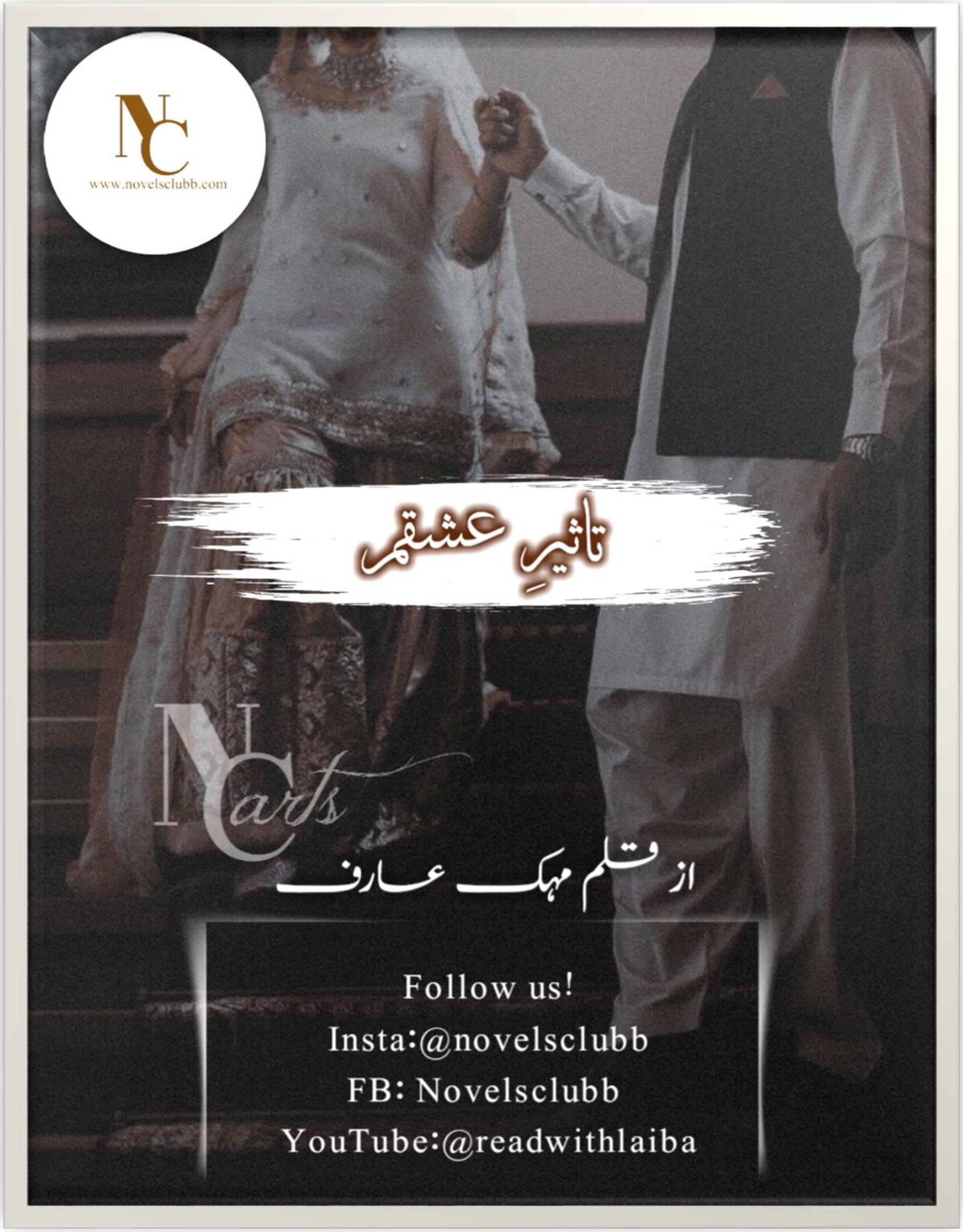
www.novelsclubb.com
تاثیرِ عشقم
از قلم مہک عارف
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

تاثیرِ عشقم

از قلم

مہک عارف

www.novelsclubb.com

تاثیرِ عشقم

از قلم مہک عارف

باب نمبر 2

____

"گیم اوور وہاج ملک"

جیا کی سماعت میں وہ الفاظ کسی ٹھنڈی پھوار کی مانند گونجے تھی اس نے تشکر سے پلکیں جھپکیں۔

تیزاب کے جسم کے ساتھ لگنے پر ایک دھوئیں کا مرغولہ اٹھ کر ہوا میں تحلیل ہو جاتا۔وہ شخص اب جھک کر وہاج کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ پیچھے پلٹ کر دیکھتا۔جیا نے ادھر ادھر متلاشی نظروں سے دیکھتے کنسول ٹیبل کے قریب گرا اپنا بیگ اٹھایا اور بھاگنے کے سے انداز میں دروازے کی جانب بڑھی۔

کور یور سیلف۔ "دروازے کی دہلیز میں جیا کے قدم تھمے تھے۔اس نے حیرت سے پلٹ کر اس مہربان شخص کو دیکھا اور اسر جھکا کر ایک نظر اپنے بکھرے حلیے پر ڈالی۔پل میں اسے شرمندگی نے آن گھیرا۔بے شک وہ بنام ہی کپڑوں کے ساتھ سکارف لیتی تھی لیکن اس وقت جتنی شرمندگی اور ذلالت وہ محسوس کر رہی تھی اسکا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

کون ہو تم؟؟"سرسراتی ہوئی آواز کمرے کی ساکن فضا میں گونجی

"اینجل" یک لفظی جواب آیا تھا غالباً جب وہ کمرے میں داخل ہوا تھا تب اس نے باریک بینی سے جیا کے ہلتے لبوں کو محسوس کیا تھا۔جیا چند پل لب وا کیے اسے دیکھے گئی۔اسکی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا ہاتھوں کی بھینچی ہوئی مٹھیاں اس کے ضبط کرنے کی گواہی دے رہی تھیں۔ تبھی جیا کو اسکی پشت پر اپنا دوپٹہ پڑا ہوا نظر آیا۔

وہاج سے اپنا آپ چھڑوانے کے دوران اسکا دوپٹہ اور بیگ وہیں گر گیا تھا۔جیا نے آگے بڑھ کر فرش پر گرا اپنا دوپٹہ اٹھایا اور اچھی طرح سے اپنے گرد لپیٹ کر باہر نکل گئی۔

اس سب کے دوران اس فرشتے نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا اسکی جیا کی جانب پشت تھی اور اگر کوئی اس وقت اسکی گرین ہیزل آنکھوں میں جھانک کر دیکھ لیتا تو جان جاتا کہ اصل میں "ضبط" کرنا کہتے کسے ہیں۔

اب کہ وہ شخص کھڑا ہوتا کوٹ کی جیب سے سگریٹ نکالتا اسے سلگا گیا۔گہرے گہرے کش بھرتے اس نے ایک ناگوار نظر وہاج کے نیم مردہ وجود پر ڈالی تھی۔اب اسے وہاج کو یہاں سے نکالنے کا لائحہ عمل طے کرنا تھا۔

چرررر" کی آواز کے ساتھ وہ دروازا کھولتی اندر داخل ہوئی تھی۔ہیلز پیروں سے اتار کر بائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھیں۔گھر میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا غالباً

بالاج اس وقت اپنے کمرے میں ہوگا۔وہ دبے پاؤں اندر آئی اور سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں جانے لگی۔جب وہ ہوٹل سے باہر نکلی تو اسکے حواس کام نہیں کر رہے تھے وہ بے دھیانی میں ایک طرف چل پڑی تھی ہائی ہیلز سے چلتے ہوئے جب پیروں میں درد اٹھنے لگا تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی اور ہلیز اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیے۔اور پھر سارا راستہ پیدل چل کر وہ آئی تھی رونے کے باعث اس کی آنکھیں سوجھ رہی تھی اور گالوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔دسمبر کیے اوائل میں خنکی بہت زیادہ بڑھ گئی تھی اس نے کمرے میں آکر سب سے پہلے شاور لیا اور فریش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جیا ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے آگے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی اور شاید پہلی مرتبہ اتنے غور سے دیکھ رہی تھی۔وہ رو نہیں رہی تھی لیکن ہچکی اب بھی بندھی ہوئی تھی وہاج کے طنزیہ جملے دماغ میں ہتھوڑے برسا رہے تھے دفعتاً اسے اپنے کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی ایک نظر گھڑی کو دیکھا جو رات کے

گیارہ بجا رہی تھی اور پھر ایک نظر دروازے کو اور پھر جلدی سے بستر میں گھس کر کمفرٹر سر تک اوڑھ لیا۔ کسی نے آکر کلک کی آواز سے دروازا کھولا تھا۔ بالاج نے ایک نظر کمرے میں دوڑائی تو وہ اسے کمفرٹر اوڑھ کر سوتی ہوئی ملی۔ اسکے لب آپ ہی آپ مسکرانے لگے اور جیا کی یہی عادت اسے اچھی لگتی تھی کہ جب وہ وعدہ کر لیتی ہے تو اسے مرتے دم تک نبھاتی ہے۔ آگے بڑھ کر کمرے کی لائٹ آف کی اور دروازہ بند کرتا باہر نکلتا چلا گیا۔

کمفرٹر میں لپٹی جیا کی آنکھیں ایک بار پھر نمکین پانیوں سے بھر گئیں ذہن کچھ دن پہلے کی ہوئی گفتگو کی طرف گیا۔

www.novelsclubb.com

جیا اور وہاج کی دوستی کو آج تیسرا دن تھا جب وہ دونوں کیفے ٹیریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جیا مسکرا مسکرا کر وہاج کو اپنے اور اپنے گھر والوں کے بارے میں بتا رہی تھی کہ کیسے وہ اور منہا ایک دوسرے کو تنگ کرتے ہیں اور پھر ماما بابا سے ڈانٹ بھی

خوب کھاتے ہیں گفتگو میں کہیں نا کہیں بالاج کا ذکر بھی تھا۔جیا اپنی اور منہا کی کسی بیو قوفی پر سر پیچھے پھینک کر ہنسی تھی۔

ویسے یہ تمہارا کزن۔ بالاج۔ کس ٹایپ کا لڑکا ہے؟" وہاج نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔جیا کی مسکراہٹ عنقا ہوئی اور وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

کک۔ کیا مطلب۔ کس ٹائپ کا ہے؟؟" جیا نے زبردستی کی مسکان چہرے پر سجاتے استفسار کیا

میرا مطلب یہ تھا کہ کافی خوش شکل ہے۔اس سے کوئی بھی لڑکی پل میں ایمپریس ہو سکتی ہے۔ کیا تم نے کبھی نہیں سوچا اس بارے میں۔۔۔" وہاج نے سامنے رکھے کافی کے کپ کو لبوں سے لگاتے سرسری انداز میں کہا

اور جیا تڑپ ہی تو گئی تھی اس بات پر۔اس لیے دانت پیستی گویا ہوئی۔

بالاج۔میرے لیے میرے بھائی جیسے ہیں میں کچھ ایسا ویسا تصور بھی نہیں کر سکتی اور رہی بات ٹائپ کی تو وہ ہر ایرے غیرے لڑکے کی طرح دل پھینک بالکل بھی نہیں ہیں مجھے پورا اعتبار ہے ان پر۔" جیا ایک ہی سانس میں اپنے اور بالاج کے تعلق کو واضح کر گئی تھی وہاج نے داد دینے والے انداز میں سر ہلایا۔

کسی پر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیے جیا۔ہر کوئی بھروسے کے لائک نہیں ہوتا۔" وہاج نے پل میں اسکا سکون غارت کیا تھا لیکن وہ محض سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

بیڈ پر دراز جیا نے کروٹ بدلی تھی۔

"وہاج نے کہا تھا کہ ہر کوئی بھروسے کے لائق نہیں ہوتا لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ خود بھی اعتبار کے قابل نہیں۔" اب کی بار جیا پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اپنے اندر بہت دیر کا جمع کیا غبار آنسوؤں کی صورت میں بہہ نکلا تھا۔

آج کی رات پھر سے اذیت ناک تھی جو ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ بار بار اس لڑکی کا مکروہ چہرہ اس کے سامنے آجاتا جسے وہ سگریٹ کی نظر کر دیتا۔

دعا کرو "حریم ناز" ہماری کبھی دوبارا ملاقات نہ ہو ورنہ میری نفرت تم جھیل نہیں پاؤ گی۔" سخت لہجے میں خود سے ہمکلام بالاج نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلی تھی۔ اس وقت وہ بالکنی میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا ہوا تھا۔ بالکنی کی ریلنگ سے کھڑے ہو کر نیچے دیکھو تو گھر کا سارا پچھلا حصہ نظر آتا تھا۔

اسکی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں آج کی رات ایک بار پھر اسکے اندر کی ویرانیوں کی گواہی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرتے اس نے اندر کمرے کی جانب دیکھا سامنے ہی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر ایک فوٹو فریم پڑا ہوا تھا وہ اٹھا اور قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا پھر جھک کر تصویر اٹھا کر دیکھی

اس میں دو لڑکے مسکراتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ان میں سے ایک نے کسی نومولود بچی کو اٹھایا ہوا تھا اور دلفریب مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں سنہری تھیں بالاج کو یاد آیا کہ یہ کب کی تصویر تھی۔اور دوسرا لڑکا جھک کر اس بچی کے گال کا بوسہ لے رہا تھا۔دونوں لڑکے ہی دس گیارہ سال کے تھے۔ بالاج نے تصویر میں نظر آتے دوسرے لڑکے کے وجود کو انگلی کے پوروں سے چھوا ایک آنسو نکل کر گال پر بہہ گیا۔

ارے تم مرد ہو اور مرد کبھی روتے نہیں ہیں تم تو میرے اچھے والے بھائی ہو نہ چلو اب رونا بند کرو۔"

www.novelsclubb.com

ذہن کے پردے پر بچپن میں کی گئی ایک بات گونجی تھی۔اور اس نے جھٹ اپنا آنسو صاف کیا اور مسکرا کر اس تصویر کو اپنے لبوں سے لگا کر ہٹایا۔

میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں۔" بالاج اس لڑکے سے مخاطب تھا جب نگاہ اس بچی پر پڑی تبھی وہ تصویر واپس رکھتا جیا کے کمرے کی طرف بڑھا اس تصویر میں موجود بچے کا وجود جیا سکندر کا ہی تھا

بالاج نے جا کر جیا کا اس کے کمرے میں ہونے کی تصدیق کی اور واپس اپنے کمرے میں آگیا بالاج کا موڈ پہلے سے بہت بہتر ہو گیا تھا۔

____

کمرے میں اسکی بھاری ہوتی سانسوں کی آواز گونج رہی تھی باہر افق پر سورج اپنی پہلی کرن نکالے کھڑا تھا دسمبر میں ہو نہی سورج تھوڑا دیر سے طلوع ہوتا تھا۔ وہ نیند کی گہری وادیوں میں کھوئی ہوئی تھی جب اسے اپنے جسم پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اپنے بازوؤں پر جانا پہچانا لمس محسوس کرتے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔ پورا جسم پسینے میں شرابور ہو رہا تھا اور حلق میں جیسے کانٹے اگ آئے

تھے۔ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھانا چاہا لیکن وہاں کوئی گلاس یا جگ نہیں تھا یقیناً زرقابی رکھنا بھول گئی تھیں۔

چند دن ماما اس گھر سے دور ہوں سب ٹریک پر سے اتر جاتے ہیں۔" بیڈ سے اٹھتے اس نے پیروں میں جوتے اڑسے ور منہ میں بڑبڑاتی ملازموں کو کوس رہی تھی۔ صوفے پر پڑی اپنی شال اٹھا کر اپنے ارد گرد لپیٹی اور دروازہ کھول کر سر باہر نکالا۔ یہ وقت بالاج کی جوگنگ کا ہوتا تھا۔اس نے قدم نیچے کچن کی جانب بڑھا دیے کیونکہ پیاس کی وجہ سے اسکا ہلک خشک ہو چُکا تھا۔

بالاج ابھی ابھی جاگنگ سے لوٹا تھا صبح کی تازہ ہوا نے اسکے موڈ پر خوشگوار اثر کیا تھا۔ وہ اس وقت ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا ماتھے پر بکھرے بال وہ اپنے بے پرواہ حلیے میں بھی پر کشش مرد تھا۔اسکا ارادہ کمرے میں جا کر فریش ہونے کے بعد آفس کے لیے تیار ہونے کا تھا جب جیا کو ہاتھ میں پانی کا جگ تھامے سیڑھیوں کی طرف

www.novelsclubb.com

آتا دیکھ کر وہ رک گیا۔وجہ جگ نہیں بلکہ اس کی سو جھی ہوئیں سرخ متورم آنکھیں تھیں۔

دونوں سیڑھیوں کے آغاز پر آمنے سامنے رک گئے تھے۔جیا کی سانسیں بھی ساتھ ہی تھمی تھیں۔

کچھ ہوا ہے کیا؟" بالاج نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر استفسار کیا۔

کچھ۔۔بھی تو۔۔نہیں۔۔ہوا۔"" جیا نے واضح آنکھیں چرائی تھیں مبادا وہ اسکی آنکھیں ہی نہ پڑھ لے۔

لگتا ہے اداس ہو رہی ہو ماما کی وجہ سے۔؟" بالاج نے اپنی طرف سے اندازا لگایا

پتہ نہیں۔۔" جیا نے اوپر سیڑھیوں کی جانب دیکھا تھا۔گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

اب تو تمہیں خوش ہونا چاہیے میں نے تمہیں کچھ کہا بھی نہیں۔" بالاج نے سینے پر ہاتھ باندھے۔لہجے میں ہلکے سے طنز کا عنصر نمایاں تھا

خوش رہنے کی لیے کسی خاص وجہ کا ہونا ضروری ہے۔" جیا نے آنکھیں گھما کر بات رفع دفع کرنے کے سے انداز میں کہا

کیسی مایوسی کی باتیں کر رہی ہو۔؟" جیا کا انداز مایوس کن اور افسردہ سا تھا

مایوسی نہیں ہے۔بس اکتا گئی ہوں۔" جگ کے دہانے پر دائیں ہاتھ کی انگلی پھیرتے ہوئے کہا لہجے کی اکتاہٹ واضح تھی۔

اچھا کس سے۔۔؟" بالاج نے ٹانٹ کیا

شاید خود سے۔" انگلی ابھی تک جگ کے دہانے پر تھی۔اور نظریں جھکی ہوئی تھیں جن میں نمکین پانی کا سمندر بھرا تھا

www.novelsclubb.com

کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔؟" بالاج نے اسے کافی دیر خاموش دیکھ کر سنجیدگی سے استفسار کیا

کہنے کو الفاظ نہیں ہیں۔۔"" نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں

کیا ہو گیا ہے تمہیں کیسی باتیں کر رہی ہو آج۔ایسے تو کسی کا دل ٹوٹے وہ بات نہیں کرتا۔کہیں تمہارا ابھی دل تو نہیں ٹوٹ گیا۔" بالاج نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا شاید اسکے چہرے پر مسکان آجائے

جیا نے ایک نظر بالاج کو دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔لیکن وہ اسکی نظروں سے کنفیوژ نہیں ہو رہی تھی

کھلونا نہیں ہے جو کوئی بھی توڑ جائے گا۔" سر کی آواز سے ناک کے ذریعے سانس اندر کھینچی

آنکھیں کیوں لال ہو رہی ہیں تمہاری۔روئی ہو تم۔؟" بالاج نے اسکی روئی روئی متورم آنکھوں کو دیکھ کر کہا

نہیں وہ بس نیند نہ کی وجہ سے۔۔" جیا نے انگلی کے پور سے آنکھ صاف کی

تو سوئی کیوں نہیں۔؟" اب کی بار جیا واضح اکتا گئی تھی بلاشبہ وہ اسکا موڈ غارت کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا

پت۔پتہ نہیں۔اب ہٹیں میرے راستے سے۔۔" وہ عین سیڑھیوں کے بیچ میں کھڑا تھا

جیا کچھ ہوا ہے کیا۔۔؟" نرم لہجے میں ایک بار پھر پوچھا تھا اس نے۔شاید اب کی بار وہ بتا دے

کہا نا کچھ بھی نہیں ہوا۔" یہ نادان دل کچھ اور ہی سمجھ بیٹھا۔وہ تو بس جذبات کی تجارت تھی۔" آخری بات اسنے دل میں ہی کہی تھی۔

سرپرائیزززز!!""" منہا کی کھنکتی ہوئی آواز نے دونوں کی گفتگو میں خلل ڈالا۔جیا اور بالاج دونوں نے ایک ساتھ گردن موڑ کر داخلی دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

دروازے کے بیچ و بیچ منہا اور ثانیہ بیگم کھڑے تھے معید سکندر یقیناً گاڑی سے سامان نکلوا رہے تھے۔ثانیہ بیگم نے مسکرا کر جیا کی طرف دیکھا اور یہی جیا کی بس ہو گئی تھی ہاتھ میں پکڑا پانی کا جگ چھنا کے سے زمین بوس ہوا تھا اور وہ دوڑ کر ثانیہ بیگم کے گلے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ تو جیا کے اس قدر ری ایکشن پر بوکھلا گئی تھیں۔اس لیے اسکی کمر تپھکتی چپ کروانے لگیں۔

جیا میری جان کیا ہوا ہے آپ کو۔"انہوں نے جیا سے کہتے ایک نظر بالاج پر ڈالی تھی جو انہی کی جانب بڑھ رہا تھا

کیا بالاج نے کچھ کہا ہے آپ سے۔میں ابھی اس کی خبر لیتی ہوں۔"ان کی جانب آتے بالاج کے قدم ادھر کی رکے تھے۔ثانیہ بیگم کی بات پر اس نے خونخوار

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نظروں سے جیا کو دیکھا۔جو نا جانے کس بات پر اتنی رنجیدہ ہوئی تھی۔معید سکندر نے ملازم سے کہہ کر سامان اندر رکھوا دیا تھا۔اور جیا کو یوں روتے دیکھ وہ بھی پریشان ہوئے تھے

جیا بتاؤ بیٹا کسی نے کچھ کہا ہے۔؟" جیا نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے انہوں نے بھی بالاج کی جانب دیکھا۔منہا بھی بالاج کو گھورنے میں مگن تھی۔بالاج ان سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے پسٹپا گیا۔

آپ سب مجھے ہی کیوں گھور رہے ہیں میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔" بالاج شدید بد مزہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

منہا بیٹا جیا کو روم میں لے کر جائیں آپ۔اور تم میرے کمرے میں آؤ فوراً۔" بالاج کو سخت آواز میں تاکید کرتے معید سکندر اپنے کمرے میں چلے گئے ۔جبکہ منہا اور ثانیہ بیگم جیا کو لے کر کمرے کی جانب چلی گئیں۔

کیا کہا ہے تم نے جیا کو۔؟"اپنے کمرے میں ٹہلتے انہوں نے بالاج سے پوچھا جو ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔

بابا میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں بولا اسے وہ گھنی میسنی جان بوجھ کر سب کو تنگ کر رہی ہے۔"

شٹ اپ بالاج۔جیا آج سے پہلے کبھی اتنی بری طرح سے نہیں روئی۔۔اور تم کہہ رہے ہو تمہیں کچھ نہیں معلوم۔"

تو کیا اس میں میرا قصور ہے۔ماں آپ۔" بالاج دل ہی دل میں جیا کو کوس رہا تھا۔جو سب کو پریشان کیے ہوئے تھی

کچھ بتایا اس نے۔"معید سکندر کے استفسار پر ثانیہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا

بس فوراً جاؤ اور اس سے معافی مانگو۔"انہوں نے تنبیہی نگاہوں سے بالاج کو کہا

میں" گویا بالاج کو سننے میں غلطی لگی ہو۔

www.novelsclubb.com

جی آپ۔"معید سکندر نے دانت پیستے اسے گھورا جس پر بالاج نفی میں سر ہلا گیا۔

ناٹ ایٹ آل۔۔میں بالاج سکندر جا کر اس جیا سے معافی

مانگوں۔امپوسیبل۔"معافی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

ٹھیک ہے بیگم جانے دو اسے یہ خوش ہے ہمیں دکھ دے کر تو ایسے ہی صحیح۔وہ بن

ماں باپ کی بچی ہے آج نہیں تو کل اپنے گھر کی ہو جائے گی تو سکون مل جائے گا

اسے۔"ایموشنل کارڈ استعمال کیا تھا انہوں نے۔والدین کے لیے ایک بہترین

ذریعہ اپنی بات منوانے کا۔

اس بن ماں باپ کی بچی نے سب کچھ تو چھین لیا مجھ سے کوئی کثر باقی رہ گئی ہے۔

ہاتھ پیلے کریں اسکے جلد از جلد اور چلتا کریں اس گھر سے اسے۔اور رہی بات معافی

کی تو میں مانگ لیتا ہوں۔خوش۔"بالاج نے کہتے ساتھ وہاں سے جانا مناسب سمجھا

تھا۔پیچھے معید سکندر کی آنکھیں نم ہوئی تھیں کیوں وہ آج بھی بدگمان تھا اس سے

۔اس سب میں اس معصوم کا تو کوئی قصور نہ تھا۔ثانیہ بیگم نے آگے بڑھ کر انکا کندھا تھپتھپا کر انہیں تسلی دی۔

واہ جیا سکندر واہ!! نائس پلے۔" بالاج کمرے میں داخل ہوا تو اسے گم سم سا پا کر مزید طیش آیا۔

میں نے کیا کیا ہے؟" جیا نے بیڈ سے ٹیک لگائی

سوری۔" یک لفظی حرف بول کر بالاج نے واپسی کے قدم لیے۔ ورنہ جیا کے جواب پر اسکے غصے کا گراف مزید بلند ہوا تھا

سوری کس لیے۔" جیا کو معلوم نہ ہوا کہ یہ سوری کس لیے تھا۔

وہ اس لیے جیا سکندر کہ میرے بھولے ماں باپ تمہاری اس معصومیت میں آ گئے ہیں تمہارے ڈرامے کی وجہ مجھے گردان کر انہوں نے مجھے تم سے معافی مانگنے کا

کہا۔اب بتاؤ جیا کہ کیا تم نے میری معافی قبول کرلی۔؟" کمر پر دونوں ہاتھ جماتے دانت پیستے بالاج نے جواب دیا۔

نہیں۔" جیا نے اسکی حالت سے حظ اٹھاتے مسکراہٹ دبائی تھی۔

کیا کہا تم نے۔دوبارا بولو زرا۔" بالاج کا سنجیدہ انداز جیا کا خون خشک کرنے کے لیے کافی تھا۔

تبھی فوراً سے بولی۔ بالاج نے ایک قدم اسکی جانب لیا تھا

نہیں میرا مطلب کہ ایئم سوری۔میری وجہ سے یہ سب۔۔۔" جیا جو بالاج کو اپنی بات کی وضاحت دے رہی تھی اسے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ چپ ہو گئی۔

گل زرین سکندر کے منجھلے بیٹے واجد سکندر کافی لاپرواہ واقع ہوئے تھے۔انہیں ہمیشہ اپنے بیٹے کے مستقبل کی فکر رہتی تھی۔اس کی لاوبالی طبیعت کسی سے چھپی ہوئی نہ تھی۔

گریجویشن کے لیے جب واجد سکندر امریکہ تشریف لے گئے تو واپسی پر وہ اکیلے نہ تھے۔ان کے ساتھ انکی ہمسفر صدف بھی تھیں۔

گل زرین سکندر نے جب دیکھا کہ صدف کی محبت واجد کو سدھار گئی ہے تو بغیر کسی واویلہ انہوں نے اور ان کی زوجہ نے صدف کو بہو کے روپ میں قبول کرلیا۔

صدف ملک نے اپنی گھر کی اکلوتی بیٹی تھیں ماں باپ اور بھائیوں کی مرضی کے خلاف جاکر انہوں نے واجد سکندر سے محبت کی شادی کی جو کامیاب ٹھہری لیکن زندگی کے نئے موڑ کی کسی کو بھی خبر نہ تھی۔

گل زرین سکندر کی سب سے چھوٹی بیٹی نائلہ کی شادی اپنے خاندان میں ہی سلمان جعفری سے ہوئی تھی۔اللہ تعالٰی نے انہیں دو بیٹیاں عطا کیں۔

بڑی بیٹی مسفرا اور چھوٹی بیٹی عالیہ۔

واجد سکندر کو اللہ تعالٰی نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔

گیارہ سالہ انکا بیٹا ماہیر سکندر سب کی جان تھا اسکی اور بالاج کی بہت گہری دوستی تھی۔وہ دونوں ایسے ایک ساتھ رہتے جیسے گلاب کے ساتھ خوشبو جسے کوئی جدا نہ کر سکے۔

گیارہ سال بعد واجد سکندر کو اللہ تعالٰی نے اپنی رحمت سے نوازا۔چندماہ کی جیا سکندر اپنی معصومیت سے سب کا دل موہ لیتی۔

زندگی میں بھونچال آیا کہ واجد سکندر اور صدف ایک شام اپنے بیٹے ماہیر سکندر کے ساتھ کسی آفیشل ڈنر سے واپس آرہے تھے کہ روڈ ایکسیڈنٹ میں جان کی بازی ہار گئے۔

ان کی موت معید سکندر کے لیے اپنے ماں باپ کے بعد دوسرا بڑا دھچکا تھا۔

سات ماہ کی جیا کو جہاں ثانیہ بیگم نے گلے سے لگایا وہیں بالاج سکندر کو جیا سے نفرت ہونے لگی۔ وجہ جیا کا ماہیر سے مشابہت رکھنا تھی۔ بہت کم عمری میں اس نے اپنے بھائیوں جیسے دوست کو کھویا تھا جو اسکی ذہنی طبیعت پر گہرا اثر ڈال گیا۔ وہ جب جب جیا کو دیکھتا اسے ماہیر سکندر شدت سے یاد آتا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بالاج کی ں فرت تو کم ہوتی چلی گئی لیکن جیا سے کبھی اس نے آرام سے بات نہیں کی تھی بقول جیا سکندر کے وہ پیدا ہی اسکی ڈانٹ سننے کے لیے ہوئی تھی۔

جیا اٹھ جائیں بچے یونیورسٹی نہیں جانا کیا آج۔"ثانیہ بیگم نے کھڑکی سے کرٹن ہٹاتے جیا کو آواز لگائی جو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی سو رہی تھی۔

سونے دیں نا مما۔"سورج کی شعاعیں اسکے چہرے پر پڑیں تو وہ دوسرے پلو سے چہرہ ڈھانپ گئی۔

اٹھ جائیں منہا کب کی کالج جا چکی ہے۔"انہوں نے کمرے سے نکلتے ہوئے کہا تھا۔

مما مم۔ میری طبیعت نہیں ٹھیک مجھے نہیں جانا یونیورسٹی۔" جیا نے دہائی دی وجہ وہ یونیورسٹی جانا نہیں چاہتی تھی کہ وہاں اگر وہاج ہوا تو وہ کیا کرے گی۔ جانے انجانے وہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔

ثانیہ بیگم نفی میں سر ہلاتی کمرے سے باہر چلی گئی جانتی تھیں جیا نے ایک دفعہ کہہ دیا تو اب کوئی بھی اسے یونیورسٹی نہیں بھیج سکتا تھا۔ وہ ایسی ہی تھی بچپن میں جب بھی اسکا دل نہ کرتا سکول جانے کو وہ یونہی صحت خرابی کا بہانا بناتی تھی۔

کیا ہوا جیا ابھی تک اٹھی نہیں کیا۔" معید سکندر نے ثانیہ بیگم سے کہا جو ناشتہ کے ٹیبل پر انتظار کر رہے تھے انہوں نے نفی میں سر ہلایا

ہونہہ اتر گیا بھوت یونی ورسٹی جانے کا۔" بالاج منہ میں بڑبڑایا تھا۔

جیاواٹ آ سرپرائز۔ کہاں تھی تم اتنے دنوں سے ہونی کیوں نہ آئی۔" جیا آج کافی دن بعد یونی ورسٹی آئی تھی۔ تبھی انعم اسے دیکھتی دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

کک۔کچھ نہیں بس طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔" کہتے اس نے متلاشی نظریں ادھر ادھر دوڑائیں۔

وہاج کو ڈھونڈ رہی ہو۔وہ۔۔" انعم نے مسکراہٹ دبائی

نن۔نہیں بلکل بھی نہیں۔" جیا بوکھلا گئی کیونکہ وہ نہیں جاننا چاہتی تھی کہ وہ کہاں ہے۔ویسے بھی اس اینجل نے جو اسکا حال کیا تھا اس کی یونیورسٹی آنے کی حالت بھی نہ تھی۔

اچھا جلدی چلو کلاس سٹارٹ ہو جائے گی۔۔"" انعم کے ساتھ چلتی جیا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔

---

www.novelsclubb.com

جیا نے باقاعدگی سے یونیورسٹی جانا شروع کر دیا تھا۔ وہ روزانہ بہت محتاط انداز میں یونیورسٹی جاتی تھی کہیں اسکا سامنہ وہاج ملک سے نہ ہو جائے ہاں وہ خوفزدہ ہو چکی وہ چاہ کر بھی اس واقعے کو ذہن سے نہیں نکال پائی تھی وہاج کے الفاظ آج بھی ہتھوڑے کی مانند ذہن پر لگتے تھے جنکا اثر یہ ہوا تھا کہ اس نے سکارف گلے میں ڈالنے کی بجائے سر پر اوڑھنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن دور اندر دل کے کسی پنہاں خانے میں وہاج نام کا پیچ آج بھی موجود تھا اور پھر کبھی وقت کے پاس بھی ہر زخم کا مرہم نہیں ہوتا۔

اج جب وہ اپنے ڈپارٹمنٹ سے نکلتی کیفے ٹیریا کی جانب آئی تو کسی جانی پہچانی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ جیا کا رواں رواں کان بن گیا۔

سامنے ہی وہاج ملک اپنی پوری شان و شوکت سے کسی لڑکی کے ساتھ براجمان تھا ایسے کہ لڑکی کا ہاتھ وہاج کے ہاتھ میں تھا۔ جیا کی آنکھیں شعلہ گیر ہو گئیں ایک پل

www.novelsclubb.com

کے لیے اس نے سوچا کہ وہ اس لڑکی کو وہاج ملک سے بچا کر چھپا کر رکھ دے لیکن اگلے ہی لمحے اسکا سر گھومنے لگا اسنے سہارے کے لیے دیوار کا سہارا لیا تھا۔

تبھی وہاج نے اسکی جانب دیکھا اور اس کی ایک مسکراہٹ ہی جیا کے اعصاب شل کر دینے کو کافی تھی۔جب اپنے قدموں پر کھڑا ہونا محال ہو گیا تو اس نے یونیورسٹی سے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔

اپنے گھر پہنچنے تک جیا کا سانس پھول رہا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی وہ یہاں کیسے پہنچی ہے اس نے ایک نظر اس حویلی نما گھر کو دیکھا اور پھر اس نے بیل پر ہاتھ رکھ دیا اگلے ہی لمحے ایک باوردی گارڈ نے دروازا کھولا تھا۔

ارے بی بی جی آپ۔" چالیس کی عمر کے لگ بھگ چوکیدار نے جیا کو اندر آنے کا اشارہ دیا۔

اگر گھر سے کال ائے تو کہہ دینا یہاں کوئی جیا سکندر نہیں آئی۔" بے خیالی میں بولتے وہ پکی روش پر سے چلتے اندرونی دروازے تک آئی تھی۔

دونوں ہتھیلیاں دروازے کے دونوں پٹ پر جمائے اس نے دروازا دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔اں مدر کا منظر آج بھی ویسا تھا۔ جیسا کبھی ہوتا ہو گا۔پرانے طرز کا فرنیچر سفید چادروں سے ڈھکا ہوا تھا۔وہ قدم قدم چلتی کچن کی جانب آئی۔

چونکہ وہاں کوئی رہتا نہیں تھا اس لیے کچن بند پڑا ہوا تھا اسے پانی کی شدید طلب محسوس ہوئی۔ کیبنیٹ کھول کر ایک گلاس نکالا اور واش بیسن سے اسے دھو کر پانی پیا۔

سیڑھیاں چڑھتی وہ ایک کمرے میں آکر بند ہو گئی کیونکہ یہی اسکی جاپے فرار تھی۔

کیا ہوا کچھ پتا چلا جیا کا۔" صوفے پر بیٹھی پریشان حال ثانیہ بیگم نے ادھر ادھر ٹھلتے معید سکندر سے استفسار کیا جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

آج جب ڈرائیور جیا کو یونی سے لینے گیا تو اسے پتا چلا کہ وہ وہاں پر نہیں ہے۔

حویلی فون کر کے پتا کیا ہے بالاج نے لیکن جیا اس بار وہاں نہیں گئی۔" ٹھنڈی آہ خارج کرتے وہ صوفے پر بیٹھ گئے۔

منہا بھی ثانیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی انہیں تسلی دے رہی تھی۔

منہا آپکو کچھ بتایا جیا نے۔" معید سکندر نے اس سے پوچھا منہا نے خیالات سے چونکتے ایک نظر انہیں دیکھ کر ثانیہ بیگم کو دیکھا اور سر جھکا گئی

نہیں بابا جانی۔ اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا لیکن میں نے اسے بہت دفعہ اکیلے بیٹھ کر روتے دیکھا ہے میں نہیں جانتی لیکن جب سے ہم واپس لوٹے ہیں اسکی یہی حالت ہے۔" منہا نے ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسری ہاتھ کی انگلی سے مسلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

تبھی معید سکندر کا فون بزر ہوا تھا۔انہوں نے فوراً سے پیشتر کال اٹھائی۔

اچھا اوکے دھیان سے۔" بالاج کی بات کا جواب دے کر انہوں نے ایک نظر منہا کو دیکھا۔

اور کچھ۔"استفسار کیا

اور یہ کہ وہ یونیورسٹی جانے سے گھبرا جاتی کافی عرصے سے میرے پوچھنے پر اس نے بات گول مول کر دی تھی۔ لیکن میں جانتی ہوں کوئی ایسی بات ہے کہ وہ اب یونی نہیں جانا چاہتی۔ میں نے اس کی باتوں سے اخذ کیا ہے۔"منہا نے سر جھکائے کہا۔

www.novelsclubb.com

____

بالاج نے اسے ہر جگہ ڈھونڈ لیا تھا لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھی حویلی رابطہ کرنے سے بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

لیکن ایک آخری امید تھی کہ شاید وہ وہاں موجود ہو

جیا سکندر اب تم میرا ضبط آزما رہی ہو۔" سٹئیر نگ وہیل پر ہاتھ مارتے اس نے دانت پیستے ہوئے کہا

اور گاڑی حویلی کے راستے پر ڈال دی۔

منہا کی بات غور سے سنتے معید سکندر نے ہنکارا بھرا۔

اس کا مطلب ہے وہ آگے پڑھنا نہیں چاہتی۔" انکی بات پر ثانیہ بیگم شانے اچکا کر رہ گئیں۔

اب اس بات کا ایک ہی حل ہے۔" انہوں نے غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے کہا

۔

اور وہ کیا ہے۔" ثانیہ بیگم کے ساتھ منہا نے بھی تجسس کے مارے ان کی جانب دیکھا

اس سب کا ایک واحد حل یہی ہے کہ جلد از جلد جیا کی شادی کر دی جائے۔"معید سکندر نے سنجیدگی سے کہتے گویا ایک دھماکہ کیا تھا۔

منہا اور ثانیہ بیگم دونوں نے ایک ساتھ نفی میں سر ہلایا۔

گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا وہ دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا۔دل نا جانے کیوں دھک دھک کر رہا تھا اسے معلوم تھا اندر کا منظر کیسا ہو گا۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔جیا کی شادی وہ ابھی اس زمہ داری کو نہیں نبھا سکتی۔"ثانیہ بیگم کا دل پسیج گیا تھا ان کے فیصلے پر۔

سامنے ہی وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرنے کے سے انداز میں لیٹی ہوئی تھی۔بالاج نے آگے بڑھ کر بیڈ کی پائنتی کے قریب اپنے قدم روک دیے۔

www.novelsclubb.com

ایسی بات نہیں ہے جب سر پر آئے گی تو خود ہی زمہ داری کا احساس ہو جائے گا اور وہ نبھائے گی کیونکہ وہ میری بیٹی ہے۔"معید سکندر ایک ہی سانس میں اپنا اٹل فیصلہ سناتے یہ جاوہ جا ہوئے تھے۔اور وہ چاہ کر بھی انہیں یہ نہیں کہہ پائیں کہ زمہ داری بہت بھاری بوجھ ہوتی ہے جس کے اٹھانے والے کو مظبوط بننا پڑتا ہے۔کب سے ہونکوں کی طرح ان دونوں کو دیکھتی منہا نے ان کا سر اپنے شانے پر ٹکایا تھا گویا تسلی دی ہو۔

جیا اپنے والدین اور بھائی کا فوٹو فریم ایک گال تلے رکھے نیم سونے کی حالت میں تھی۔کسی کی موجودگی پاکر وہ تھوڑا کسمسائی۔بالاج نے اس کے نرم عارضوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشانات دیکھتے مٹھیاں بھینچیں۔

ازیت ہی تو تھی وہ جس سے اس کی حفاظت کا دعویٰ کیا تھا یہ نبھا رہا تھا وہ اپنا عہد۔

اس نے آگے ہو کر جیا کو کندھے سے جھنجھوڑ کر اٹھانا چاہا ایسے میں اسکا ہاتھ جیا کے کندھے کو چھوا۔

وہ تڑپ کر اٹھی تھی اور بنا سوچے سمجھے اسکا ہاتھ مقابل کے منہ پر اپنی چھاپ چھوڑتا چلا گیا۔ بالاج کا چہرہ دوسری طرف ہوا تھا آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ جس نے اج تک اس کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں کی تھی آج اس کے منہ پر طمانچہ مار گئی تھی۔

اس نے شعلہ برساتی آنکھوں سے پلٹ کر اسے دیکھا

ہوش آنے پر جیا کی روح تک کانپ گئی۔ وہ بدک کر پیچھے ہٹنے لگی تھی کہ بالاج نے اسے اپنے ایک ہاتھ سے دبوچ لیا۔ جیا نے ایک نظر اسکی شعلہ برساتی آنکھوں میں دیکھا اور دوسری نظر اسکے ہاتھ پر ڈالی جس سے وہ اسے پکڑے ہوئے تھا۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ جیا سکندر۔ کیوں سب کو پریشان کر رکھا ہے بولو۔ جواب دو مجھے۔" بالاج نے اسے جھنجھوڑا۔

میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں۔ بالاج سکندر۔" اونچی آواز میں دوبدو جواب دیتی وہ بالاج کو اپنی جگہ ساکت کر گئی۔ کئی لمحات وہ کچھ کہنے کے قابل نہ رہا۔

کیا ہوا ہے جیا کیا چاہتی ہو تم۔" اپنے اشتعال پر قابو پاتے اُسنے دوبارہ نرم لہجے میں پوچھا۔اور اس دوران وہ اُسکا بازو بھی چھوڑ چکا تھا۔جیا نے نفی میں سر ہلایا اس سوال کا جواب دینے کی ہمت اُس میں نہ تھی۔

میری ایک بات مان لیں پلیز۔" اُسکا لہجہ ملتجی تھا۔بالاج نے اثبات میں سر ہلاتے پیچھے دیوار سے ٹیک لگائی

مم۔مجھے یونیورسٹی نہیں جانا۔اور۔ا۔آپ بھی مجھے فورس نہیں کریں گے۔" اپنا بازو سہلاتے اسنے اپنا مدعا بیان کیا۔وہ نرم پڑ رہا تھا تو وہ کیوں نہ فائدہ اُٹھاتی ویسی بھی اگر یونیورسٹی نہیں جائے گی تو اس دلبر سے سامنا بھی نہیں ہو گا۔

اوکے۔جیسا تم چاہو اگر ابھی تم یونیورسٹی نہیں جانا چاہتی تو مت جاؤ کوئی تمہیں فورس نہیں کرے گا۔" بالاج نے کندھے اچکائے گویا اسکی بات پر ایمان لے آیا ہو۔

ابھی نہیں میں کبھی بھی یونیورسٹی نہیں جانا چاہتی۔"منہ بسور کر کہتی وہ بالاج سکندر کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لانے کا سبب بنی تھی وہ مسکراہٹ جسے بالاج کمال مہارت سے چھپا گیا۔اور دیوار سے ٹیک ہٹائی

اوکے۔جیسا تم چاہو لیکن کیا میں وجہ جان سکتا ہوں۔" کہتے اسنے جیا کے ساتھ بیڈ کی دوسری جانب بیٹھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔اور اٹھیں یہاں سے۔"اس سے قبل کہ وہ وہاں بیٹھ پاتا جیا کی غضب ناک آواز سن کر کرنٹ کھا کر سیدھا کھڑا ہوا اور دانت کچکچاتے اسے دیکھا جو اسکی تھوڑی سی نرمی سے بھی فائدہ اُٹھانا نہیں بھولتی تھی۔

تبھی بالاج کا موبائل رنگ ہوا۔

واٹسیپ پر منہا کا میسج جگمگا رہا تھا

جیا کہاں ہے بھائی کچھ معلوم ہوا۔" بالاج نے ہمم کا میسج کرتے موبائل واپس جیب میں اڑسا

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں اپنا حلیہ ٹھیک کر و اور باہر آؤ جلدی۔" کہتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایک ٹھنڈی آہ خارج کرتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

سامنے دیوار پر نظر پڑتے ہی ایک بار پھر سے آنکھوں میں ستارے جھلملانے لگے۔ وہاں سب گھر والوں کی مختلف تصاویر آویزاں تھیں۔ ہنستے مسکراتے چہرے تھے وہ تب کسی کو کیا خبر تھی کہ زندگی میں ایک ایسا موڑ بھی آئے گا جس میں جیا سکندر تنہا ہو گی۔ ہاں وہ تنہا تھی اتنے رشتے ہونے کے باوجود بھی وہ تنہا تھی۔

جیا پلٹ کر ڈریسنگ روم میں جانے لگی کہ بیڈ پر پڑی تصویر نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی۔

کیوں کیوں اس اینجل کی آنکھیں آپ سے ملتی ہیں بھائی کیوں اسے دیکھتے ہی مجھے اپنائیت کا سا احساس ہونے لگا تھا۔" آہ لیکن یہ کیوں تھا جس کا جواب دو اشخاص کے پاس تھا ایک تصویر میں دکھنے والے ماہیر سکندر تو دوسرا وہ اینجل۔

خیر ویسے بھی دنیا میں اٹھارہ فیصد لوگوں کی آنکھیں آپ سے ملتی ہیں۔ میں کس کس میں آپکا عکس ڈھونڈتی پھروں گی۔" اگلے چند لمحات اسکا دھیان اسی بات پر رہا تھا۔

وہ جب باہر آئی تو بالاج چوکیدار کے پاس کھڑا اسے کچھ ہدایات دے رہا تھا کیا وہ نہیں جانتی تھی اس کے پاس انے پر بالاج اسے باہر کا اشارہ کرتا چلا گیا۔

بی بی جی۔ ایک منٹ رکیں" جیا نے پلٹ کر اس چوکیدار کو دیکھا جواب اپنے چھوٹے سے مکان میں گیا تھا۔

وہ وہیں کھڑی انتظار کرنے لگی جب وہ اگلے ہی پل اس کے سامنے آ کر رکا۔

جی یہ کسی نے آپ کے لیے بھیجا تھا۔"اس نے چوکیدار کے ہاتھ سے وہ کارڈ نما چیز پکڑ لی

اور آنکھوں کے سامنے کی وہ کارڈ ہی تھا آئی ڈی کارڈ کے جتنا لیکن اسکے اوپر کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔ماسوائے اس سکریچ کرنے والی جگہ کے۔اسنے وہ کارڈ مٹھی میں دبوچ لیا۔

وہ جب گھر پہنچی تو سب سے پہلے تو اسے ثانیہ بیگم سے خوب سننے کو ملیں کہ انکی وجہ سے وہ اتنا پریشان ہو گئیں تھی انہیں منا کر وہ اب کمرے میں بیٹھی تھی سامنے منہا سٹڈی ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے کام میں مصروف تھی۔

بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی جیا نے ہاتھ میں موجود کارڈ الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر سائیڈ ٹیبل سے پن اٹھا کر اسے سکریچ کیا۔

سامنے لکھی تحریر کو دیکھتے وہ دھک سے رہ گئی لمحوں میں سارا کھیل سمجھ آگیا تھا مطلب وہ اسے اپنی کھوج لگانے کا کہہ رہا تھا لیکن کیوں۔

کارڈ پر انگریزی کے پانچ حرف کنندہ تھے۔ منہا نے ستانے کی خاطر رخ بدل کر دیکھا۔ جیا کی اڑی رنگت دیکھ اسنے استفسار کیا تو وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

ذہن میں وہ الفاظ جیسے پیوست ہو گئے تھے۔

اے۔این۔جی۔ای۔ایل۔پانچ انگریزی حرف۔

ارے جیا بیٹا کتنی دیر لگاو گی اب جلدی کرو بچے وہ لوگ آتے ہی ہوں گے۔" ثانیہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔

جیا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔ مسکرا کر ثانیہ بیگم کی جانب دیکھا

ماشاءاللہ۔ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارے نصیب کرے۔" جیا کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے انہوں نے اسکے سر کا بوسا لیا وہ آنکھیں موند گئی۔

تبھی منہا اندر داخل ہوئی۔ان دونوں کو یوں ایک دوجے میں مصروف دیکھ تلملا کر رہ گئی۔ مطلب وہ اتنی دیر سے تمام تیاریاں کر رہی تھی اور وہ دونوں مزے سے کھڑی اپنا پیار بانٹ رہی تھیں۔

مما جلدی چلیں وہ لوگ آ گئے ہیں۔"ثانیہ بیگم کو باخبر کیا تھا اس نے اور خود اپنا جوڑا لیے باتھروم میں بند ہو گئی۔

ثانیہ بیگم جیا کو تھوڑی دیر بعد آنے کا کہتی باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

لاونج میں وہ تمام نفوس بیٹھے تھے۔ بڑی تمکنت سے بیٹھیں آفرین جہاں اور انکے دائیں جانب براجمان انکا سپوت علی عمان۔ وہ وجیہہ شکل وصورت والا پچیس چھبیس سالہ نوجوان تھا انکے بلکل سامنے ثانیہ بیگم اور معید سکندر براجمان تھے۔

آپکا بیٹا نظر نہیں آرہا۔" ادھر ادھر متلاشی نظروں سے دیکھتے آفرین جہاں نے پوچھا۔ سامنے میز مختلف لوازمات سے بھری ہوئی تھی جنہیں چھونے کی زحمت تک نہ کی گئی۔

جی دراصل ایک بہت اہم میٹنگ ہونے کی وجہ سے وہ نہیں آسکا اور ویسے بھی ایسے معاملات تو گھر کے بڑے طے کرتے ہیں۔" جواب معید سکندر کی جانب سے آیا تھا وہ سر ہلا کر رہ گئیں۔ دفعتاً دروازے پر ہل چل محسوس ہوئی تو سب کی نگاہیں دروازے کی جانب اٹھیں تھیں۔

سامنے سے ہی وہ ہلکے نارنجی رنگ کے جوڑے میں ملبوس چلی آرہی تھی۔ آفرین جہاں کی نگاہوں نے اچھے سے اسکا اسکین کیا تھا۔ وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھی۔ انہوں

نے ایک نظر علی عمان کی جانب دیکھا لیکن وہ انکی جانب متوجہ ہی کہاں تھا وہ تو سامنے دیکھ رہا تھا۔اسکی نگاہیں جیا پر نہیں بلکہ اسکے ساتھ اسے پکڑے کھڑی منہا پر اٹک گئیں تھیں ساری دنیا سکے سامنے ساکت ہو کر رہ گئی جیا نے بھی اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے پلٹ کر منہا کو دیکھا جو بالکل شل سی کھڑی تھی۔ جیسے میدان جنگ سے سارا ساز و سامان اکٹھا کر لینے کے بعد خالی ویران میدان ہو۔لٹا ہوا خالی میدان

ارے آؤ بیٹا یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔"آفرین جہاں نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کی پیشکش کی۔ منہا اسے لے کر آگے بڑھی اور نا محسوس انداز میں اسے ان کے دائیں جانب پڑے صوفے پر بٹھا دیا۔اسکی نظریں علی عمان پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔ماحول میں تناؤ سا محسوس کرتے علی نے اپنے گریبان کے اوپری ایک بٹن کھولا تھا۔گھٹن سی ہونے لگی تھی ایسا نہیں تھا کہ گرمی کی وجہ سے بلکہ منہا سکندر کی نظروں سے۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد وہ اور منہا واپس آ گئے تھے۔منیا کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی جسے جیا نے بخوبی محسوس کیا۔

مما۔"علی عمان نے تھوڑا سا آفرین جہاں کی جانب جھکتے آہستہ سے کہا۔انہوں نے سر کے خم سے مزید بولنے کی اجازت دی۔

آپ کو کیسی لگی وہ۔"خشک حلق تر کرتے اس نے ایک بار پھر ہمت باندھی۔

کون جیا ماشاءاللہ پرفیکٹ ہے۔"دھیمے لہجے میں کہا

میں جیا کی بات نہیں کر رہا۔"آفرین جہاں نے رخ موڑ کر اسکی جانب دیکھا ان کی نظروں سے خائف ہوتے وہ پیچھے ہو گیا۔

کیا مطلب۔وہ وہ جو وہاں۔وہ علی۔اور تم۔"جیا نے بے یقینی سے منہا کی جانب دیکھا تھا وہ سر ہلا گئی۔

یااللہ۔تم ہوش میں ہو منہا۔"جیا نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

منہا کے الفاظ کی کہ وہ شخص جو اس کا رشتہ لینے آیا بیٹھا تھا وہ حقیقتاً منہا سے شادی کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ اور منہا دونوں اکھٹے یونیورسٹی میں پڑھتے تھے اور یہ بات بہت عرصے سے چلی آرہی تھی۔

جی مما۔ میں بالکل ہوش میں ہوں۔ اور یہی منہا ہے منہا سکندر۔" اسنے ایک پل میں سالوں کا اٹکا تعارف کروادیا تھا۔

تو تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا نا منہا اب کیا ہوگا۔" جیا نے اسے کوسا۔

میں نہیں جانتی جج۔ جیا لیکن پلیز تن اس رشتے سے انکار کردو۔" جیا کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس نے منت کی تھی۔

ہمم۔ پیاری ہے بلکہ یوں کہوں کہ بہت پیاری ہے۔" آفرین جہاں کی بات پر جہاں علی عمان کے چہرے پر خوشی دیدنی تھی وہیں معید سکندر اور ثانیہ بیگم کو الجھتے دیکھ وہ گویا ہوئیں۔

دیکھیں بھائی صاحب۔جیا بھی ہماری بیٹی ہے لیکن ہمیں آپکی بیٹی منہا پسند آئی ہے کوئی زور وز بردستی نہیں ہے آپ سوچ سمجھ کر جواب دیجیے گا۔"حیرت کے دوراہیے سے نکلتے وہ دونوں انکی بات پر لب سی گئے۔

لیکن منہا ایسے کیسے میں اچانک سے انکار کردوں جبکہ میں ہامی بھر چکی ہوں۔"جیا نے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔

وہ ارادہ کر گئی تھی کہ منہا کے لیے وہ کچھ بھی کرے گی۔کسی ان چاہے رشتے میں بندھنے کا اسکا کوئی ارادہ نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

میں سوچ رہا ہوں انکو ہاں کردیں ہم۔کیوں بالاج تمہارا کیا خیال ہے۔"معید سکندر نے کھانا کھاتے بات شروع کی۔بالاج نے ایک نظر خاموشی سے کھانا کھاتی جیا کے جھکے سر کو دیکھا لیکن وہ اسکے چہرے پر کچھ بھی نہ دیکھ پایا نا خوشی اور نہ ہی

کوئی افسوس۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس معاملے میں اسکی اپنی کیا رائے ہے لیکن بات کرنے کا موقع ہی نہ ملا تھا۔

ہمم میں کیا کہہ سکتا ہوں جو آپ کو مناسب لگے۔" اسکا بات کرنے کا انداز آج کچھ الگ تھا۔ ٹھہرا ہوا سا۔ بات کر کے اس نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا

کیا مطلب جو مناسب لگے بہن ہے تمہاری۔ تمہاری رائے معنی رکھتی ہے۔" پانی پیتے بالاج کو پھندا لگا تھا اتنے زور کا کہ وہ اگلے چند لمحات کھانستا رہا۔جیا کی نظریں بے اختیار بالاج کی جانب اٹھی تھیں۔

انہوں نے ایسی بھی کیا بات کر دی تھی۔

سوری۔میرا مطلب تھا کہ اچھا لڑکا ہے میں نے کچھ جانچ پڑتال بھی کی تھی۔کافی شریف واقع ہوا ہے۔کسی بری کمپنی میں نہیں رہتا۔" بالاج نے ان کو اپنی رائے بتائی۔ کھانے سے دل اچاٹ سا ہو گیا تھا۔ اسنے ایک بار پھر جیا کی جانب دیکھا وہ خاموش تھی اور عموماً لڑکیوں کی خاموشی کو مثبت معنی دیے جاتے ہیں۔

ہاں تو پھر ٹھیک ہے۔ کوئی بات نہیں جیا کے حق میں اس سے بہتر ہو گا۔ میں ان سے بات کر کے منگنی کی بات طے کر دیتی ہوں۔" غائب دماغی سے وہاں بیٹھے بالاج کا ذہن اس سے بہتر والی بات پر اٹکا تھا۔

جیا بھی انہی کی جانب دیکھ رہی تھی جب سے وہ لوگ گئے تھے ثانیہ بیگم خاموش تھیں۔

میں نے آفرین جہاں سے بات کی ہے ان کا کہنا ہے کہ منگنی کی بجائے اگر جلد از جلد نکاح کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔" کھانے کے بعد سب لاونج میں بیٹھے تھے جب ثانیہ بیگم نے ان کی رائے بتائی۔

منہا وہاں سے اٹھ کر اوپر چلی گئی۔

اسے کیا ہوا۔" ثانیہ بیگم نے استفہامیہ نگاہوں سے جیا کو دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی

ارے بیگم ایسے مواقع پر لڑکیاں اکثر شرما جاتی ہیں۔"معید سکندر کی بات پر وہ پر سکون ہوئی تھیں۔جیا اور بالاج نے الجھ کر ان کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہے ہوں مطلب۔

ارے ایسے کیا دیکھ رہے ہو جاؤ جیا منہا کے پاس اور تم زرا اپنی گھوری بند کرو بہن کی شادی ہونے والی ہے اور اسے کوئی خوشی ہی نہیں۔"ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں معید سکندر نے کہا اور ساتھ میں خشمگیں نگاہوں سے بالاج کو دیکھا۔

بالاج کا چہرہ ایک دم سے کھل اٹھا تھا وہیں جیا بات کو سمجھتی اپنی بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی نہ روک سکی۔اور کھلکھلا کر ہنس دی۔یہ ہنسی منہا کی دعا قبول ہونے کی تھی۔پورے لاونج میں اسکی ہنسی کی جلترنگ گونجی تھی۔

جاؤ جیا منہا کے پاس جاؤ نہ۔"بالاج نے مسکرا کر جیا سے بولا دل سے ایک دم منوں بوجھ اتر گیا تھا۔وہ خود بھی حیران ہوئے بنا نہیں رہ سکا۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے دھوکے باز۔" جیا کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ پر بیٹھی روتی ہوئی منہا نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اسے دے مارا وہ اپنی ہنسی ضبط کرتی دکھی انداز میں اسے مزید تنگ کرنے کے موڈ میں آ گئی۔

دیکھو منہا اس میں میرا کیا قصور ہے ویسے بھی جو اللہ کو منظور۔ میں پوری کوشش۔۔۔" اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی منہا بھوکی شیرنی کی مانند اس پر جھپٹی۔ اپنا بچاؤ کرتی جیا منہا کے ساتھ بیڈ پر گری

میں تمہاری جان لے لوں گی جیا اگر تم نے اس کے بارے میں سوچا بھی تو۔" منہا نے اسکے بال نوچنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے۔

ارے ارے۔ میں تو مزاق کر رہی ہوں انہوں نے مجھ سے رشتہ طے کرنے سے انکار کر دیا ہے اور انہیں تم پسند آ گئی ہو۔"

اپنا بچاؤ کرتے جیا بیڈ کی دوسری جانب چھلانگ لگا گئی۔ جیا کی بات پر منہا کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔ جس پر جیا ہنس دی۔

وہ بہت خوش تھی اپنی دوست اپنی بہن اور سب سے بڑھ کر اپنی کزن کے لیے۔

وہ اپنے کمرے میں کھڑا گن کی میگزین بھر رہا تھا جب باہر سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ یہ مخصوص قدموں کی چاپ تھی۔ ٹھہرے ہوئے چھوٹے قدم۔ آنے والی ہستی کے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی اُسنے ٹھک کی آواز سے میگزین چڑھائی اور دراز میں رکھ کر سیدھا کھڑا ہوا۔

کمرے میں داخل ہونے والے شخص نے اُسکی یہ حرکت دیکھ لی تھی ایک نظر بند دراز پر ڈال کر اُسنے اپنے سامنے ہاتھ پشت پر بندھے کھڑے اُس خوبرو مرد کو دیکھا۔ جسے دیکھ کر کوئی بھی لڑکی اُسکی اسیر ہو سکتی تھی وہ بھی انہی لڑکیوں میں سے ایک تھی۔ انمول ملک باپ اور خدا کی علاوہ کسی تیسرے سے نہ ڈرنے والی۔

کہیں جانے کی تیاری ہے ملک۔" وہ قدم قدم چلتی ایک اُسکی سامنے رک گئ اور ایک بھرپور نظر اُسکے کہیں جانے کی لیے تیار سراپے پر ڈالی۔

آپ یہاں کیوں آ گئیں کوئی کام تھا تو مجھے بولا لیا ہوتا۔" مقابل نے سر اثبات میں ہلاتے اس کے آنے کی وجہ جاننا چاہی۔

ارے اس میں تکلف کی کیا بات ہوئی بھلا۔ مشکل میں یہ مرید اپنے مرشد کے پاس ہی آئے گا نا۔" سجھاؤ سے کہتے وہ بیڈ پر بیٹھی کہ ایک ٹانگ دوسری کہ اوپر تھی۔ اور ایک طائرانہ نگاہ اُسکے کمرے پر دوڑائی۔

کیا مشکل پیش آ گئی آپکو انمول ملک۔" کمال ضبط کا مظاہرہ کیا تھا اُسنے وہ اپنا نام اُسکے منہ سے سُن کر ہنس دی۔ وہ یونہی اُسکی باتوں پر ہنس دیا کرتی تھی۔ اور یہ عنایت بھی انمول ملک اپنے لیے انمول لوگوں پر کرتی تھی وہ لوگ جو اُسکے دل کے قریب ہوں اور سامنے کھڑا وہ شخص اُسکے دل کا قابض تھا۔

جانتے ہو نہ ایسی باتیں کر کے تم میرا دل فتح کر لیتے ہو۔" آنکھیں ٹپٹپائیں۔

www.novelsclubb.com

آپ کا دل بازاری ہے جو مجھ جیسے عام بندے کو جگہ دیے ہوئے ہے۔ ورنہ انمول ملک کا معیار مجھ سے کئی اوپر کا ہے۔ خیر مجھے دیر ہو رہی ہے اگر آپ کو کوئی کام نہیں تو مجھے جانا ہو گا۔" اُسکا سنجیدہ لہجہ انمول کو انگاروں پر لپیٹ گیا۔

اور تم۔۔۔ تم خود کیا ہو ایک غدّار جو میرے ہی باپ کے ساتھ نمک حرامی کر رہا ہے انکو دھوک۔۔۔۔۔" کمرے سے باہر نکلتے اُسکے قدم انمول کی بات پر رکے تھے اس سے پہلے وہ آگے کچھ بولتی اُسنے پلٹ کر اپنی بھاری ہتھیلی اُسکے مُنہ پر رکھی تھی۔ انمول ملک اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ دل کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔

آئندہ اپنی حد سے تجاوز نہ کرنا ملک۔" لمحہ فنا ہوا تو وہ اُسکا ہاتھ جھٹکتی غصّے سے پھنکاری تھی۔

شیش۔۔" اُسکے خاموش کروانے پر اُسنے اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اگلے ہی لمبی وہ کرنٹ کھا کہ سیدھی ہوئی۔

برخودار ابھی تک تم نکلے نہیں تمہ۔۔۔" جہان داد ملک نے کمرے میں داخل ہوتے کہا اور سامنے انمول ملک کو کھڑے دیکھ بات درمیان میں چھوڑ دی۔ سوالیہ نظروں سے اُسکی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہے ہو کہ یہاں آنے کا مقصد۔

وہ۔وہ بابا سائیں میں اسے کہنے آئی تھی کل شام مجھے ایک تقریب پر جانا ہے تو گاڑی تیار رکھے کیونکہ مجھے تاخیر پسند نہیں۔" کہتی وہ جیسے ائی تھی نکلتی چلی گئی۔

جلدی جاؤ وہ لوگ انتظار کر رہے ہونگے اور ملک کبھی تاخیر نہیں کیا کرتے اور اس معاملے کو جلد نمٹا آو۔"""اپنی بھاری رعب دار آواز میں کہتے وہ ادھر اُدھر نگاہ دوڑاتے واپس چلے گئے۔ان کی شخصیت میں بہت رعب ودبدبہ تھا۔انکے جانے کی دیر تھی کہ پیچھے کھڑے بقول "ملک" نے پاس پڑے شیشے کی میز سے ساری چیزیں پلٹ دیں۔

چند گہری سانسیں لینے کے بعد اُسنے دراز کھولا۔اپنی ریوالور نکال کر جیب میں اڑسی اور باہر نکل گیا ایک بار پھر وہ جا رہا تھا گناہوں کی دنیا میں جو اُسنے اپنے لیے خود نہیں چنی تھی بلکہ اُسے اس دنیا میں دھکیلا گیا تھا۔

فروری کے نصف میں نکاح کی تاریخ طے کردی گئی تھی۔نکاح کے دوماہ بعد رخصتی طے ہوئی تھی اور اس سب کی تیاریوں میں مگن منہا اور جیا کو کسی تیسرے کا ہوش نہیں تھا۔کل شام کو سادگی سے نکاح ہو جانا تھا۔خاندان بھر سے مہمان چلے آرہے تھے جن کا رہنے کا انتظام ساتھ والے گھر میں کیا گیا تھا۔نائیلہ جعفری بھی اپنی دونوں بیٹیوں اور شوہر کے ہمراہ پہنچ گئی تھیں۔

رنگ ڈھنگ دیکھے ہیں آپ نے جیا کے کیسے سب کو اپنی انگلیوں پر نچارہی ہے۔" عالیہ اس وقت غصے میں ادھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے اپنی بڑی بہن مسفرا سے ہمکلام تھی۔

کوئی جل رہا ہے؟"مسفرا نے ہتھیلی تھوڑی تلے رکھے آنکھیں ٹپٹپاتے قیاس لگایا۔

ادھر سے اُدھر ٹہلتی عالیہ کے قدم تھمے تھے۔آنکھوں میں شعلے بھڑک گئے۔

ہاہاویری فنی۔میں عالیہ جعفری اس دو ٹکے کی یتیم مسکین جیا سے جلوں گی۔جلتی ہے میری جوتی۔ہنہہ"اس وقت جیا کے لیے اس کے دل میں بھری نفرت دیکھنے لائک تھی۔مسفرا نے افسوس سے سر جھٹکا وہ بارہا اپنی اس باؤلی بہن کو سمجھا چکی تھی۔

دیکھ لو پھر اس دو ٹکے کی یتیم مسکین لڑکی نے ہی سب کو اپنی انگلیوں پر نچایا ہوا ہے۔تم بتاؤ تمہیں کس بات پر حسد ہو رہی ہے اس سے۔"مسفرا کی بات پر اس نے ایک بار پھر ادھر سے اُدھر چکر لگانا شروع کر دیا

سمجھتی کیا ہے خود کو جب سے ہم آئے ہیں آج بالاج سے بات چیت کرنے کا موقع ملا تھا۔ٹپک پڑی میڈم رنگ میں بھنگ ڈالنے کو کہ ڈیزائیز سے اس کا ڈریس لے

آئیں اور وہ بھی کھنا میسنا چل دیا اس کے حکم پر۔"اسے اپنی اور بالاج کی گفتگو ٹوکے جانے کا غم کھائے جارہا تھا۔

افف عالیہ دل چھوٹا مت کرو۔یوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کچھ نہیں ہو گا۔کچھ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لے اڑے بالاج کو اور تم ہاتھ ملتی رہ جاؤ۔" بالاج سے عالیہ کی دیوانگی کا علم اسے اچھے سے تھا اس لیے اسے سمجھانے لگی۔

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا" بال جھٹکتے وہ باہر چل دی۔ پیچھے مسفرا اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گئی۔

نکاح کی تیاریاں اپنے جوبن پر تھیں۔مہمانوں کو دیکھتی ثانیہ بیگم۔اور باہر آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے کھڑے بالاج اور معید سکندر۔معید سکندر سفید کرتے میں ملبوس آج بھی وجاہت کا شاہکار لگ رہے تھے۔بالاج نے ان کے

www.novelsclubb.com

بر عکس کالا کرتا پاجامہ زیب تن کرر کھا تھا جس کے ساتھ ہم رنگ شال اس کے کندھوں کی زینت بنی ہوئی تھی۔

دفعتاً دروازے پر شور بلند ہوا تو جیا نے کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکا۔

وہ ہلکے گلابی رنگ کا شرارہ سوٹ پہنے ساتھ ہم رنگ دوپٹے کا ایک پلو کندھے پر ٹکائے اور دوسرا دوسرے بازو پر رکھے آسمان سے اُتری پری معلوم ہو رہی تھی۔

ائی ہائی۔۔دولہے میاں تو بہت ہی خوبصورت لگ رہے ہیں۔ویسے ہماری منوں بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی۔" جیا نے نیچے سب سے ملتے علی عمان کو دیکھ کر کہا۔اور پلٹ کر منہا کو دیکھا جو سنگھار میز کے سامنے بیٹھی سر پر دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔بھاری بھر کم دوپٹہ پنوں کی مدد سے بڑی مشکل سے سلکی بالوں پر اٹکا ہوا تھا۔ منہا آج بہت خوش تھی اُسکی دِلی مراد جو پورا ہونے جارہی تھی۔سفید ٹخنوں کو چھوتی میکسی پہنے بھاری دوپٹہ سر پر ٹکائے ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصرت لگ رہی تھی۔جیا کی بات پر مسکرا کر سر جھکا گئی۔

www.novelsclubb.com

جیا نے دوبارہ کھڑکی سے نیچے جھانکا بالاج اب علی سے بغلگیر ہو رہا تھا۔ساتھ ہی پوری طرح سے تیار آفرین جہاں کھڑی ہوئی تھیں علی سے گلے ملتے بالاج کی نظر اوپر کی جانب اٹھی تھی جہاں وہ اسیر دل کھڑکی میں کھڑی اُسی طرف دیکھ رہی تھی پل بھر کو دونوں کی نظریں مل کر چار ہوئی تھیں جیا چھپاک سے اندر غائب ہو گئی۔

اُسنے آج سے پہلے کبھی اُسے اتنا خوبصورت بنے سنورے نہیں دیکھا تھا یہ آج سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا اپنے دل کی حالت کو۔

جیا نکاح خواں آرہے ہیں۔۔"کچھ دیر بعد بالاج نے آکر دروازہ پر دستک دے کر نکاح خواں کے آنے کی اطلاع دی۔

جیا سر ہلاتے منہا کو اچھے سے دوپٹہ اڑا گئی۔

نکاح خواں کے ساتھ معید سکندر بالاج سکندر اور ثانیہ بیگم کے ساتھ ساتھ آفرین جہاں بھی اندر آئی تھیں۔منہا اب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب نکاح کا مرحلہ طے پایا اور وہ منہا سکندر سے منہا علی بن گئی۔اپنے تمام حقوق اس شخص کے نام کر دیے

www.novelsclubb.com

جسے زندگی میں سب سے زیادہ چاہا تھا۔ نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئی ایک خوشی کا آنسو اُسکی آنکھوں سے بہہ کرر خسار پر پھسلتا چلا گیا۔

جیا کی بھی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دل سے اسے اچھے نصیبوں کی دعا دی۔

بالاج نے ثانیہ بیگم کو اپنے ساتھ لگا کر ان کے سر کا بوسہ لیا اور نکاح خواں کے ساتھ باہر چلا گیا۔

اور پھر علی سے نکاح کی اجازت لے کر دستخط کروائے گئے۔

تھوڑی دیر بعد منہا کو بھی لا کر علی کے ساتھ بٹھادیا گیا۔

سارے کزنز نے انہیں آڑے ہاتھوں لیا ہوا تھا۔ وہ بار بار شرما کر سر جھکا دیتی۔

بہت خوب صورت لگ رہی ہو۔" علی نے سامنے دیکھتے اس کی جانب جھک کر پشتو میں کہا تو وہ جھینپ گئی۔ البتہ اس کی کہی بات سر کے اوپر سے گزری تھی۔ سارا

انتظام لان کی کھلی فضا میں ہوا تھا۔ خوشگوار موسم کے ساتھ پہلو میں بیٹھا من چاہا شخص وہ جتنا اپنے رب کا شکر ادا کرتی کم تھا۔

ارے شکریہ تو بولو۔" اسے چپ دیکھ کر اس نے حیرت سے کہا

لیکن مجھے تت۔ تو کچھ سمجھ نہیں آیا۔" منہا نے زبان دانتوں تلے دبائی علی کا منہ حیرت سے کھل گیا لیکن سمجھ آنے پر اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ مچل گئی۔

میں نے کہا کہ تم آج بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ بس میں نے کہا پشتو میں تھا۔" اس نے اس کے لاعلم ہونے کا لطف اٹھایا

کیا آپکو پشتو آتی ہے۔؟" حیرت کا پہلا جھٹکا لگا تھا

ہاں بھئی۔ اب خان ہوں پشتو نہیں آئے گی تو پھر کیا فائدہ میرے خان ہونے کا" علی نے سخت بدمزا ہونے کی اداکاری کی

واٹ!! آپ پٹھان ہیں۔؟" حیرت کا دوسرا بڑا جھٹکا لگا تھا اسے اور وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔

ہاں اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے؟؟" علی کو اسکی حیرت پر حیرت ہوئی۔

مجھے خان لوگ نہیں پسند۔۔" وہ اسے یہ نہیں کہہ پائی کہ اسے خان اس لیے نہیں پسند کہ وہ نہ جانے پشتو میں اسے کیا گالیاں دے جائیں اس کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو گی۔

دیکھ لو پھر اسی خان سے محبت کی ہے تم نے۔ خیر اب تو ہو گئی نا۔ ہاہا" علی نے اس کی حالت سے حظ اٹھایا

مت ماری گئی تھی میری۔۔" منہار وہانسی ہوئی تو علی کا فلک شگاف قہقہہ گونجا۔ آس پاس چلتے لوگوں نے رشک کی نگاہ سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

----

www.novelsclubb.com

ایکسکیوز می۔"جیا ابھی منہا کے پاس سے اٹھ کر اندر کی جانب آ رہی تھی جب راستے میں اسے کسی نے روکا اس نے غور سے اس نوجوان کو دیکھا وہ اسے کافی دیر سے علی کے ساتھ دیکھ رہی تھی یقیناً وہ ان کا رشتے دار تھا۔

جی۔؟؟"اس نے استفہامیہ نگاہوں سے اسے دیکھا شکل سے ہی وہ اسے کوئی لفنگا لگ رہا تھا

میرا نام ثاقب ہے۔آپ میرے خیال سے منہا بھابھی کی بہن ہیں۔کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گی۔؟"جیا کے تو سر پل لگی تلوؤں پر بجھی سمجھتے کیا ہیں یہ آوارہ لڑکے خود کو۔

www.novelsclubb.com

میری بات سنیں مسٹر عاقب۔راقب واٹ ایور۔سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو کوئی شہزادہ گلفام ہیں آپ یا پھر پرنس چارمنگ ارے شکل دیکھی ہے اپنی کس منہ سے آپ مجھے دوستی کی آفر کر رہے ہیں میں آپ جیسے لڑکوں کو اچھے سے جانتی ہوں۔اوارہ لچے لفنگے۔"جیا کو تو جیسے موقع مل گیا تھا اتنے دنوں کا دبہ غصہ نکالنے

کا۔کسی نے پیچھے سے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا جیسے متوجہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہو۔لیکن وہ سن ہی کہاں رہی تھی۔

ایک منٹ زرا۔ہاں تم جہاں لڑکی دیکھی نہیں چل پڑتے ہو دوستی کا ہاتھ بڑھانے ۔اتنی ہی غیر اہم ہوتی ہیں ہم تمہارے لیے جو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہو لیکن میں جیا سکندر۔"آخر میں اس کا لہجہ رندھ گیا تھا اس سے پہلے وہ ثاقب کو کچھ اور بھی سخت سست سناتی اسکی پشت پر کھڑے شخص نے اسک رخ پورا اپنی جانب موڑا تھا۔

اپنے سامنے بالاج کو کھڑے دیکھ اس سے آنسوؤں پر بندھ باندھنا مشکل ہو گیا تھا۔حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے اس نے جن تیوروں سے ثاقب کی طرف دیکھا اسکا تو خون خشک ہو گیا تھا

سس۔ سوری بالاج بھائی وہ بس میں تو اپنی بہن کو تنگ کر رہا تھا۔ مم۔ میں وہ۔ مجھے علی بلا رہا ہے" اپنی کنی کتراتا وہ رفو چکر ہو گیا۔

جبکہ جیا کا منہ اسکے بہن کہنے پر کھل گیا پلٹ کر اسے دیکھا جو اب دور جا چکا تھا۔

ہنہہ گھٹیا انسان۔ ابھی دوستی کی آفر کر رہا تھا اور پل میں مجھے بہن بھی بنا ڈالا۔" اونچی آواز میں بڑبڑاتے اسنے بالاج کی جانب دیکھا جو اب اسے گھورے جا رہا تھا۔

جیا کی کہی گئی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی جیا تو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی تھی مطلب کہ یہ چنگیز خان اسکی بات پر مسکرایا تھا اور اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔

بالاج اسے خیالوں میں گم دیکھ کر سائیڈ سے نکلتا اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تو جیا بھی سر جھٹکتی منہا کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

کیا میں اندر آجاؤں۔" عالیہ نے دروازے پر کھڑے ہو کر دستک دی اور اندر آنے کی اجازت طلب کی

تم اندر آچکی ہو عالیہ۔" اپنی وارڈروب میں کوئی چیز تلاشتے اس نے عالیہ پر چوٹ کی وہ مسکرادی۔

یہاں آنے کا مقصد؟؟۔" کہتے وہ ایک بار پھر کچھ تلاشنے لگا۔

آپ۔۔آپ ہیں میرا مقصد۔آہ کاش میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں۔" وہ صرف سوچ ہی سکی کیونکہ کہنے کے لیے بہت ہمت درکار تھی جو اس میں نہ تھی

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی لیکن اس دن بھی جیا آگئی تھی۔اور بات بیچ میں رہ گئی۔۔" عالیہ کے افسوس کرنے پر بالاج وارڈروب بند کرتا مکمل اس کی جانب

متوجہ ہوا وہ بھی تو دیکھے ایسی کون سی اہم بات تھی جو جیا کی موجود گی میں نہیں ہو پاتی تھی۔

بالاج آپ کو نیچے ماما بلا رہی ہے جلدی آئیں۔" عالیہ کی بات ایک بار پھر ادھوری رہ گئی تھی کیونکہ جیا بالاج کا بلاوہ لے کر آن پہنچی

اپنی بات ادھوری رہ جانے پر وہ تلملا کر ایڑھیوں کے بل گھومی لیکن جیا وہاں سے جا چکی تھی۔

رکیں آپ کو پہلے میری بات سننا ہو گی۔ کیا مصیبت ہے ہر دفعہ یہ جیا ٹپک پڑتی ہے بیچ میں اور آپ بھی اس کے پیچھے دم ہلاتے چل پڑتے ہیں۔" بالاج کو بھی اس کے پیچھے جاتے دیکھ وہ چیخ پڑی تھی اور آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی۔ بالاج اسکو اتنے گھٹیا الفاظ کا چناؤ کرتے دیکھ گنگ رہ گیا

یہ کیا بدتمیزی ہے عالیہ۔ شرم آنی چاہیے تمہیں۔" اس نے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنا چاہا لیکن مقابل انتہا درجے کا بدتمیز تھا

آپ۔آپ ہیں میری بد تمیزی کی وجہ۔یوں جانے نہیں دے سکتی میں آپکو بہت
محبت کرتی ہوں میں آپ سے۔لیکن آپ کو اس جیا کے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا
کیوں" عالیہ کے الفاظ اسے بت بنا گئے تھے اسکا دل چاہا وہ اس بد تمیز کا منہ نوچ لے
جو اس کے اور جیا کے رشتے پر کیچڑ اچھال رہی تھی۔

مائینڈ یور لینگو یج عالیہ۔دور رہو مجھ سے اور جیا سے بھی ورنہ تمہارے ان الفاظ کو
عملی جامہ پہنانے میں ایک پل دیری نہیں کروں گا میں۔تم ایک انتہا درجے کی تیچ
لڑکی ہو جسے اپنی عزت نفس مجروح کرنے کا شوق چڑھا ہوا ہے اور ایسی لڑکیوں پر
بالاج سکندر تھوکنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے۔" وہ اتنے سخت الفاظ کہنا نہیں چاہتا تھا
لیکن مقابل کا ڈھیٹ دھرم ہونا اسے تیش دلا گیا۔

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں تھا اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکلواتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکلتا
چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

نکاح کی تقریب رات دیر تک جاری رہی تھی اور اس کے بعد تمام مہمان رخصت ہو گئے۔

انمول اپنی دوست کی سالگرہ کی تقریب سے واپسی پر بھی اس کے ساتھ ہی آئی تھی ۔گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے اس نے بیک ویو مرر سے ایک نظر اس کو دیکھا تھا ۔وہ جانتا تھا کہ انمول باغی ہو رہی ہے اور یہ باغی پن اسکے ساتھ ساتھ اسے بھی لے ڈوبے گا۔

چچ افسوس۔ کہ تم آج بھی وہیں کھڑے ہو ملک۔" چند لمحات بعد انمول کی آواز ابھری تھی اس نے اپنی نظریں مرر پر ٹکا دیں

کیوں کر رہے ہو آخر ایسا کیا ہے جو تمہیں یہاں پر باندھے ہوئے ہے۔ میں نے تمہیں آج سے پانچ سال پہلے بھی بولا تھا کہ نکل جاؤ اس دنیا سے لیکن تم نے میری بات پر کان نہیں دھرے۔ کیوں ملک اس گناہوں کی دلدل میں رہ کر کیا ہاتھ آ رہا

ہے تمہارے۔" انمول کی بات پر اس نے آنکھیں میچ کر کھولی تھیں۔ وہ آج پھر سے کٹہرے میں کھڑا کر رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ آج بھی اس کا جواب کیا ہو گا۔

کچھ راز ہیں انمول جن سے پردہ چاک ہونا ابھی رہتا ہے۔ اور یہ گناہوں کی دنیا میری اپنی چنی ہوئی ہے۔"

غلط۔ تم اپنی مرضی سے نہیں آئے تھے یہاں لایا گیا تھا تمہیں۔۔ مجھے یاد ہے وہ روتا بلکتا بچہ جو کم عمری میں ہی زمانے کی دھوپ کا شکار ہو گیا۔" انمول کی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ چاہ کر بھی اس کو برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اتریں باہر نکلیں۔" اسکی بات پر "ملک" نے اسکی جانب کا دروازا کھولتے باہر نکلنے کا اشارا کیا مطلب صاف تھا کہ وہ اس موضوع پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ انمول نے آنکھوں میں افسوس لیے اسے دیکھا اور ایک ٹھنڈی آہ خارج کرتی اپنا کلچ اٹھاتی باہر نکلی۔

آئندہ مجھے اس بات کا حوالہ مت دیجیے گا کیونکہ آپ کو اس بات سے فرق نہیں پڑنا چاہیے میں گناہ کا کام کروں یا نیکی کا۔ کم از کم آپ کو تو کوئی نقصان نہیں دیا۔ مجھے اپنے معاملات میں مداخلت پسند نہیں آئندہ خیال رکھیے گا انمول 'ملک '۔"""ملک پر خاصا زور دیتے وہ اسے اپنی حیثیت جتا گیا تھا

میرا نقصان تمہیں لگتا ہے کہ تم نے میرا کوئی نقصان نہیں کیا میرے دل پر اپنا ڈیرا جمائے بیٹھے ہو مزید نقصان کیا کرو گے تم میرا۔ ہم بولو۔ جواب دو مجھے۔"شیرنی کی سی دھاڑ لیے وہ اس سے جواب طلب تھی جس کے سینے میں بقول اسکے سنگ دھڑک رہا تھا

www.novelsclubb.com

میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا پہلے بھی سمجھایا تھا ایک بار پھر سے وارن کر رہا ہوں اس دل اور دماغ کی جنگ میں آپ کا کوئی بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے اس لیے اس خرافات کو اپنے دل سے نوچ پھینکیں کیونکہ میری چاہ ایک آسیب کی

طرح ہے۔لاحاصل اور لامحدود۔" اپنی کہتا وہ اسے اندر جانے کیلیے راستہ دے گیا ۔لیکن انمول کا تو مانو کسی نے دل مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

تم بتاؤ گے اب انمول ملک کو کہ اسے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں۔" لیکن وہ بے حس بنا دوسری جانب دیکھ رہا تھا۔

کیا مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ وہاج ملک کا وہ حال تم نے کیا تھا۔؟" کاری ضرب لگائی تھی اس نے مقابل پر تیر کی تیزی سے وہ اسکی جانب متوجہ ہوا

آپ آپ کو کیسے۔" بولنے کے لیے الفاظ کم پڑے تھے

میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں سمجھے تم۔" اپنی کہتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔

آہہہ۔۔" غصے میں وہ گاڑی کو ٹھوکر مارتا اپنا ہی نقصان کر گیا۔

----

www.novelsclubb.com

اپریل کے مہینے میں منہا کی رخصتی طے کی گئی تھی۔جیا منہا اور ثانیہ بیگم تو مانو بازار کی ہو کر رہ گئیں۔آج بھی وہ جیولرز سے اپنا آرڈر تیار کروا کر گھر واپس آ رہی تھیں ۔جیا اور منہا فون پر کوئی وڈیو دیکھتے اس پر قیاس آرائیاں لگا رہی تھیں جبکہ ثانیہ بیگم کھڑکی سے باہر دیکھتی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔جب گاڑی ایک جھٹکے سے رکی کہ وہ گرتی گرتی بچی تھیں

کیا ہوا ہے کون ہے آگے۔"ثانیہ بیگم نے ڈرائیور سے پوچھا اس سے قبل وہ کوئی جواب دیتا انکی طرف کا دروازا کھول کر کسی نے بازو سے انہیں کھینچا تھا

جیا اور منہا کی چیخ بے ساختہ تھی اتنی دیر میں ان کی طرف کا دروازا کھول کر کسی نے انہیں بھی باہر نکالنا چاہا۔وہ دونوں نفی میں سر ہلاتی اندر کی جانب سر کی تھیں لیکن آنے والے نے انکی مزاحمت کسی خاطر میں نالاتے انہیں باہر نکالا۔وہ دن دہاڑے چوری کرنے والے ڈاکو تھے جو قانون کو کھیل سمجھتے ہیں۔

ابے او بڑھیا اپنا یہ رونا دھونا بند کر یہی سے کھوپڑی اڑا ڈالوں گا تیری۔" ایک تنومند مرد نے پستول کی نال اسکی جانب سیدھی کرتے کہا اور ساتھ ہی ان کے ڈرنے پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

تبھی کوئی گاڑی چررر۔۔کی آواز سے انکی گاڑی کے مقابل آ کر رکی۔

گاڑی کے ساتھ ایک قطار میں جیا۔منہا اور ثانیہ بیگم بت بنی کھڑی تھیں

ڈاکوؤں نے مڑ کر گاڑی سے نکلنے والی شخصیت کو دیکھا لیکن جس کی انہیں توقع تھی یہ وہ تو نہ تھا

اے ے کون ہو تم۔؟" ڈاکوؤں میں سے انکے کسی لیڈر نے آواز بلند کی تھی

تمہارا باپ۔" بھاری غصے کی آواز میں کہتا وہ ان میں سے ایک پر جھپٹا لیکن اسکی آواز جیا کے کانوں کی سماعت بنی تھی اس نے گردن موڑ کر دیکھا اور دھک سے رہ گئی

وہ آگیا تھا۔آج بھی اسے بچانے وہی اینجل آیا تھا وہ جس کی کھوج وہ پچھلے چار ماہ سے لگا رہی تھی لیکن بے سود۔

لیکن آج وہ نقاب پوش نہیں تھا بلکہ سراپۂ حسن تھا جسے دیکھتے ہی نگاہ ٹھہر جائے

اس کی آنکھوں سے لگاتار آنسوؤں کا آبشار جاری ہوا تو وہ لڑ رہا تھا اس کے لیے وہ آج پھر ایک بار لڑ رہا تھا وہ انسان بلکہ اینجل جس کو دیکھتے ہی کسی اپنے کا گمان ہوتا تھا۔

وہ تیرہ سے بھی زائد افراد تھے اور وہ اکیلا تھا یقیناً وہ ان سے لڑنے کا متحمل نہیں تھا لیکن وہ محافظ تھا۔

ٹھاہ۔"اور تبھی اس سنسان سڑک کی سنسنی کو چیرتی گولی کی آواز سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔منہا اور ثانیہ بیگم جو کب سے کھڑی تماشا دیکھ رہی تھیں ان کی چیخ بھی گولی لگنے کی آواز سے بلند ہوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارے بھاگو جلدی نکلو یہاں سے مالک خود آکر دیکھ لیں گے سب۔۔"ان ڈاکوؤں کے سردار نے ان تمام کو للکارا اور وہ سارے آگے پیچھے جیپ میں سوار ہوتے دھول اڑاتے سڑک سے غائب ہو گئے۔

﴿جاری ہے﴾

www.novelsclubb.com